السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں اورایک آدمی کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ میں نے اس آدمی کی بیٹی کے ساتھ مل کراس کی بیوی کا دودھ پیا تھا لیکن وہ بیٹی فوت ہوگئی تھی جس کے ساتھ مل کرمیں نے دودھ پیا تھا اورپھراس کے بعد اس شخص کی بیوی نے ایک بچی کو جنم دیا توکیا اس نے اس بیٹی سے شادی کرنا مرے لئے جائز ہے یا نہیں مجھے فتوی عطا فرمائیے ۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگراس آدمی کی بیوی نے ،جس کی بیٹی سے آپ شادی کرنا چاہتے ہیں آپ کودوسال کی عمر میں پانچ باریا اس سے زیادہ باردودھ پلایا ہے توپھر وہ تمہاری رضاعی ماں ہیں ،اس کا شوہر تمہارارضاعی باپ ہے اوران کی بیٹیاں تمہاری رضاعی بہنیں ہیں لہذا تم ان کی کسی بیٹی سے شادی نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ النساء میں محرمات کا ذکرکرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ :

وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ ﴿٢٣﴾... سورة النساء

''اوروہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہواوررضاعی بہنیں (تم پر حرام کردی گئی ہیں)''

اورنبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ ''جورشتے نسب سے حرام ہیں ،وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں ۔ ''صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ''قرآن مجید میں دس معلوم رضعات کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا جو حرام کردیتے تھے ،پھران میں سے پانچ کومنسوخ کردیا گیا ''اورنبی کریم ﷺ نے جب وفات پائی توحکم اسی کے مطابق تھا'' (صحیح مسلم وترمذی ۔ یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں) نیزاس مسئلہ میں اوربھی بہت سی احادیث ہیں ۔

اگررضعات پانچ سے کم تھے یا رضاعت کے وقت آپ کی عمر دوسال سے زیادہ تھی توپھر اس رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوگی اورنہ دودھ پلانے والی عورت آپ کی ماں ،نہ اس کا شوہر آپ کا باپ اورنہ اس کی بیٹی سے شادی کرنا آپ کے لئے حرام ہوگا۔ حدیث مذکوراوردیگراحادیث کے پیش نظر اس مسئلہ میں علماء کے اقوال میں سے واضح اورصریح قول یہی ہے ۔ دیگراحادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''رضاعت صرف وہ ہے جودوسال کے اندرہو۔ ''نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ایک رضعہ یا دورضعے حرام نہیں دیتے ۔ ''اسی طرح اس مسئلہ سے متعلق اہل علم نے کچھ اوراحادیث بھی ذکرفرمائی ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص386

محدث فتویٰ